Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۳۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۷ / ۳۲	۲۳ جمادی الاول ۱۳۹۸ھ ۔ ۲ ہجرت ۱۳۵۷ ہش ۔ ۲ مئی ۱۹۷۸ء		نمبر ۹۸

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ یکم ہجرت۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ نے روحانی زندگی کا ایک ہی ذریعہ رکھا ہے

وہ یہ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی جائے

"ہم گواہی دیتے ہیں اور اپنے تجربہ کی بناء پر گواہی دیتے ہیں کہ جب تک انسان اپنے اندر خدا تعالیٰ کی مرضی اور سنّتِ نبوی کے موافق تبدیلی نہیں کرتا اور پاکیزگی کی راہ اختیار نہیں کرتا تو خواہ اس کے قلب سے ہی آواز آتی ہو۔ وہ زہر جو انسان کی روحانیت کو ہلاک کر دیتی ہے دُور نہیں ہو سکتی۔ روحانیت کے نشوونما اور زندگی کے لئے صرف ایک ہی ذریعہ خدا تعالیٰ نے رکھا ہے اور وہ اتباعِ رسول ہے ... قرآن شریف اگر کچھ بتاتا ہے تو یہ کہ خدا سے یُوں محبت کرو کہ اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰہِ کے مصداق بنو اور فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ پر عمل کرو اور ایسی فناء اتم تم پر آجاوے کہ تَبَتَّلْ اِلَیْہِ تَبْتِیْلًا کے رنگ میں تم رنگین ہو جاؤ اور خدا تعالیٰ کو سب چیزوں پر مقدّم کر لو۔ یہ امور ہیں جن کے حصول کی ضرورت ہے۔ نادان انسان اپنے عقل اور خیال کے پیمانہ سے خدا کو ناپنا چاہتا ہے اور اپنی اختراع سے چاہتا ہے کہ اس سے تعلق پیدا کرے اور یہی ناممکن ہے۔

پس میری نصیحت یہی ہے کہ ان خیالات سے بالکل الگ رہو اور وہ طریق اختیار کرو جو خدا تعالےٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دُنیا کے سامنے پیش کیا ہے اور اپنے طرزِ عمل سے ثابت کر دکھایا کہ اسی پر چل کر انسان دُنیا اور آخرت میں فلاح اور فوز حاصل کر سکتا ہے اور صحابہؓ کو جس کی تعلیم دی پھر وقتاً فوقتاً خدا کے برگزیدوں نے سنّتِ جاریہ کی طرح اپنے اعمال سے ثابت کیا اور آج بھی خدا نے اسی کو پسند کیا۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۶۷، ۳۶۸)

بحرِ عرفان کے موتی اور جوامع الکلم

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کی اہمیت و فضیلت

اوامر و نواہی میں آپؐ کی اطاعت کا حکم

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے :۔

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۔

ترجمہ۔ رسول جو کچھ تم کو دے اس کو لے لو اور جس سے منع کرے اس سے رُک جاؤ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ (حشر : ۸)

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۔ (نجم : ۳۔۴)

ترجمہ :۔ (یہ رسولؐ) اپنی خواہشِ نفسانی سے کلام نہیں کرتا بلکہ وہ (یعنی اس کا پیش کردہ کلام قرآن مجید) صرف خدا (تعالیٰ) کی طرف سے نازل ہونے والی وحی ہے ؂

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم :۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "دَعُوْنِیْ مَا تَرَكْتُكُمْ : اِنَّمَا اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَثْرَةُ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافُهُمْ عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ فَاِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَیْءٍ فَاجْتَنِبُوْهُ وَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِاَمْرٍ فَاْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ"۔

ترجمہ :۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مجھ کو چھوڑ دو (ان باتوں میں) جن کو میں تمہارے لئے چھوڑ دوں (اور نہ بیان کروں) کیونکہ وہ لوگ جو تم سے پہلے تھے، کثرتِ سوال اور اپنے انبیاء کے بارے میں اختلاف ہی کی وجہ سے ہلاک کئے گئے، چنانچہ جب میں تم کو کسی بات سے روک دوں تو رُک جاؤ اور جب کسی بات کا حکم دوں تو اپنی قوت کے مطابق اس پر عمل پیرا ہو۔

پبلشر : مسعود احمد ٭ پرنٹر : سید عبدالحی ٭ مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت : دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۲ ہجرت ۱۳۵۷ ہش
۲ مئی ۱۹۷۸ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اہل اللہ کے صبر و ثبات اور عزم و استقامت کی اصل وجہ

یہ ایک مذہبی اور تاریخی صداقت ہے کہ مامورین الٰہی کی اہلِ دنیا کی طرف سے انتہائی شدید مخالفت کی جاتی ہے۔ اس انتہائی شدید مخالفت کے باوجود مامورین الٰہی کے ثبات میں ذرا سی بھی لغزش اور ان کی استقامت میں خفیف سے خفیف فرق بھی تو نہیں آتا۔ وہ اس انتہائی شدید مخالفت کا مقابلہ صبر اور دعاؤں کے ذریعہ کرتے ہیں اور اپنی ظاہری کمزوری اور بے بضاعتی کے باوجود بالآخر اپنے طاقتور مخالفوں کے مقابلہ میں کامیاب ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ انکی کامیابی اس شکل میں ظاہر ہوتی ہے کہ وہ حق جس کی خاطر وہ تکالیف اُٹھاتے اور انسانیت سوز مظالم کا تختۂ مشق بن رہے ہوتے ہیں بالآخر مخالفوں کے دلوں پر اثر انداز ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ وہ خود اس کے دالہ و شیدا بن جاتے ہیں اور اس طرح حق پورے طور پر غالب آجاتا ہے۔

انتہائی شدید مخالفت اور ظلم کی گرم بازاری کے باوجود مامورینِ الٰہی کے صبر و ثبات اور پہاڑوں سے بھی زیادہ مضبوط عزم و استقامت کی وجہ کیا ہوتی ہے؟ اس کی وجہ بجز اس کے اور کچھ نہیں ہوتی کہ مامورینِ الٰہی اور ان کی وساطت سے ان کے متبعین کو اللہ تعالیٰ کی جو معرفت اور بصیرت عطا کی جاتی ہے اور فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ۝ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ (الجن آیت ۲۷) کی رُو سے انہیں جس غیب سے آگاہ کیا جاتا ہے اس سے ان کے زور آور و طاقتور مخالف یکسر محروم ہوتے ہیں۔ مامورینِ الٰہی کا بھروسہ اپنے بھیجنے والے قادرِ مطلق خدا اور اس کے وعدوں پر ہوتا ہے جبکہ ان کے مخالفین کا تمام تر بھروسہ اپنی طاقت اور اپنی تدبیروں اور منصوبوں پر ہوتا ہے۔ مامورینِ الٰہی اور ان کے متبعین خدا تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہونے والے غیب، تائید و نصرت اور غلبۂ حق کے وعدوں پر پختہ ایمان کی وجہ سے مستقبل کو اپنی بصیرت کی آنکھوں سے دیکھ رہے ہوتے ہیں جبکہ ان کے مخالفین کی نگاہوں سے اپنی تمام تر طاقت اور وسائل کے باوجود مستقبل اوجھل ہوتا ہے اور وہ ایک لحاظ سے اندھیرے میں ہوتے ہیں۔ معمولی سی ناکامی سے ظاہری تعلّیوں کے باوجود ان کے حوصلے پست ہو رہے ہوتے ہیں۔ اس کے بالمقابل اللہ تعالیٰ اور اس کے وعدوں پر بھروسے کی وجہ سے مامورینِ الٰہی اور اُن کے متبعین کو ظاہری لحاظ سے بڑی سے بڑی ناکامی بھی خوفزدہ نہیں کرتی بلکہ ان کے حوصلوں کو اور بڑھاتی اور بلند سے بلند تر کرنے کا موجب بنتی ہے۔ کیونکہ وہ مخالفتوں اور مشکلات و مصائب کے ظاہری اندھیروں میں بھی فتح و اقبال کی روشنیاں برابر جھلکتی دیکھ رہے ہوتے ہیں۔

جملہ انبیاء علیہم السلام میں سے یوں تو ہر نبی کو ہی اپنے اپنے وقت میں لوگوں کی طرف سے شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا لیکن کفارِ مکہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرنے میں اپنی دشمنی کو جس انتہا تک پہنچایا اور آپؐ کے اور آپؐ کے صحابہؓ کے ساتھ جو انسانیت سوز سلوک روا رکھا گزشتہ انبیاء کی قوموں میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ اسی طرح آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ نے صبر و رضاء، استقامت و استقلال، عزم و ہمت اور خدا تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہونے والے غیب اور اُس کے وعدوں پر انتہائی پختہ ایمان و یقین کا جو نمونہ پیش کیا وہ بھی ہر لحاظ سے عدیم النظیر ہے۔

یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عدیم النظیر نمونہ ہی کا ایک درخشندہ و تابندہ ثبوت ہے کہ جب خون کے پیاسے دشمن آپؐ کا تعاقب کرتے ہوئے غارِ ثور کے دہانہ پر آ پہنچے اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ وہ اندر داخل ہوا ہی چاہتے ہیں اور حضرت ابوبکرؓ آپؐ کی حفاظت اور بچاؤ کے لئے فکرمند ہوئے تو آپؐ نے بڑے ہی جذبے اور بڑے ہی وثوق اور یقین سے فرمایا لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا۔ اور واقعی خدائی تصرف کے ماتحت دشمن اندر داخل ہوئے بغیر اُلٹے قدموں واپس لوٹ گئے۔ پھر خداداد بصیرت و معرفت کا ہی یہ کرشمہ تھا کہ ہجرتِ مدینہ کے سفر میں ہی جب سراقہ بن مالک آپؐ کو زندہ پکڑ لانے کے انعام کے لالچ میں آپؐ کا تعاقب کرتا ہوا آپؐ کے قریب پہنچا اور اس کا گھوڑا بار بار ریت میں دھنس دھنس گیا اور وہ بار بار زمین پر آ رہا اور اُس نے واپس جانے کا ارادہ کیا تو آپؐ نے اُسے مخاطب کرکے فرمایا کہ اے سراقہ تیرا اُس وقت کیا حال ہوگا جب کسریٰ شاہِ ایران کے کنگن تیرے ہاتھوں میں ہوں گے۔ اُس وقت خدائی بصیرت کی وجہ سے آپؐ مستقبل میں ملنے والی فتوحات کا نظارہ کر رہے تھے۔ یہ ایک واقعہ ہم نے بطور مثال بیان کیا ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ زندگی میں آپؐ قدم قدم پر خدائی وعدوں پر پہاڑوں سے بھی زیادہ مضبوط ایمان کا مظاہرہ کرتے چلے گئے۔ اور پھر وہ سب خدائی وعدے بڑی شان سے پورے ہوئے اور حق غالب آکر رہا۔

حقیقت یہی ہے کہ مامورینِ الٰہی کو خدا تعالیٰ کے وعدوں اور اس کی تائید و نصرت پر جو بھروسہ ہوتا ہے اور ابتدائی کسمپرسی اور بے بسی کے زمانہ میں بصیرت کی آنکھ سے وہ مستقبل میں ملنے والی فتوحات اور کامیابیوں کا جو مشاہدہ کر رہے ہوتے ہیں وہ بصیرت اور معرفت ہی ان کی قوت کا سب سے اہم ذریعہ ہوتی ہے اور یہ بصیرت اور معرفت ہی اُن کے عزم اور حوصلوں کو بلند کر رہی ہوتی ہے۔ ان کے زور آور مخالف اس بصیرت اور معرفت سے محروم ہوتے ہیں۔ اسی لئے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اگر اس بصیرت اور معرفت کا تھوڑا سا حصہ بھی کفارِ مکہ کو نصیب ہو جاتا تو وہ کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کی مخالفت نہ کرتے اور انسانیت سوز مظالم سے اپنے دامن کو آلودہ نہ کرتے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"بعض دنیادار اعتراض کرتے ہیں کہ دینداری اختیار کی تو مصیبت آئی۔ دیندار پر اگر کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ اس کے ثواب اور معرفت کا موجب ہوتی ہے اور دنیادار پر جو مصیبت آتی ہے وہ اس کی لعنت کا موجب بن جاتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مصیبت پڑی مگر کیا ہی پیاری مصیبت تھی کہ جیسے جیسے وہ بڑھتی جاتی ویسے ہی زور سے قرآن نازل ہوتا جاتا۔ وہ دَور گو جلد ختم ہو گیا یعنی حضرت معاویہؓ تک ہی رہا مگر نہ وہ رہے نہ یہ، ہاں سعید گروہ کے آثار قیامت تک رہے اور شقی کا نام بھی ندارد۔ کاش کہ ابوجہل کبھی زندہ ہو کر آتا تو دیکھتا کہ جس کو وہ حقیر اور ذلیل خیال کرتا تھا خدا تعالیٰ نے اس کی کیا شان بنائی ہے۔ مشرق اور مغرب تک کہاں کہاں بلادِ اسلامیہ پھیلے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو صحابہؓ فوت ہوئے انہوں نے تو وہ ترقیات نہ دیکھیں مگر جنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا انہوں نے دیکھ لیں۔ اگر ابوجہل وغیرہ کو معلوم ہوتا کہ عروج ہوگا تو مثل غلاموں کے ساتھ ہو جاتے۔"

(البدر یکم مئی ۱۹۰۳ء بحوالہ ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۵۹، ۳۶۰)

الغرض مخالفت کے انتہائی شدید طوفانوں کے دوران مامورینِ الٰہی اور ان کے متبعین اور دیگر اہل اللہ کے صبر و ثبات اور معجزانہ عزم و استقامت کا اصل سبب اللہ تعالیٰ کی ذات اور تائید و نصرت اور فوز و فلاح کے خدائی وعدوں اور ہر آن ملنے والی اخبارِ غیبیہ پر پختہ ایمان ہوتا ہے اور یہی وہ چیز ہوتی ہے جس سے ان کے مخالف اور معاند محروم ہوتے ہیں۔ اسی لئے بالآخر مامورینِ الٰہی اور ان کے متبعین غلبۂ حق کے مقصد میں کامیاب رہتے ہیں اور ان کے مخالفین اپنی تمام تر طاقت اور جتھے کے باوجود حق کو مٹانے کے مذموم ارادوں میں یکسر ناکام ہوئے بغیر نہیں رہتے۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

غلبۂ اسلام کی صدی کا شایانِ شان استقبال

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-

"صد سالہ احمدیہ جوبلی کے منصوبے کو عملی جامہ پہنا کر ہم نے غلبۂ اسلام کی صدی کا استقبال کرنا ہے۔ نئے مشن قائم ہونے ہیں، نئی مساجد تعمیر کی جانی ہیں اور دنیا کی ایک سو زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کرا کے انہیں شائع کرنا ہے۔ ان میں سے بعض کام ایسے ہیں جنہیں ہم نے ابھی سے شروع کرنا ہے تاکہ غلبۂ اسلام کی صدی کا شایانِ شان استقبال کرنے کے قابل ہو سکیں۔"

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت محسنِ اعظم سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی

حیوانوں پر رحمت و شفقت

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری فاضل سابق مبلغ ملائشیا و مغربی افریقہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہر احمدی زبان سے شہادت دیتا ہے اور دل میں یقین رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت سرورِ کائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے سچے نبی ہیں جن کی نبوت پر ایمان لائے بغیر، جن کے اسوۂ حسنہ پر عمل کئے بغیر اور جن کی دل و جان سے اطاعت کئے بغیر کسی فرد بشر کو نجات نہیں مل سکتی۔ ہر وہ شخص جو فوز و فلاح اور دونوں جہان میں سکون و اطمینان اور رضائے الٰہی کا خواہاں ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پہ چلے۔ حقیقی زندگی اور ترقی نام ہی ہے حضورؐ کے اسوۂ حسنہ کے کامل اتباع کا۔ جہاں یہ اتباع نہیں ہے وہاں زوال ہے رجعت ہے ناکامی ہے اور موت ہے۔

اسی طرح ہر احمدی دل و جان سے یہ کامل یقین اور پختہ ایمان رکھتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ازل سے ابد تک خاتم النبیین ہیں۔ بعد از خدا آپ ہی کی شان سب سے بلند و بالا ہے۔ نہ آپؐ کے رتبہ کا کوئی انسان پہلے آیا نہ آئندہ آئے گا۔ آپ کی شریعت اور دین ہمیشہ کے لئے زندہ و تابندہ ہے جس پر عمل ہر انسان کی نجات کے لئے لازم اور ضروری ہے۔ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام بے شک اس زمانہ کے امام و مہدی اور مامور من اللہ اور وہ مسیح موعود ہیں جن کی آخری زمانہ میں آمد کی خبر خود حضرت سرورِ کائنات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار دی تھی کہ وہ کسرِ صلیب اور اسلام کو دیگر تمام ادیان پر غالب کرنے کے لئے ظاہر ہوں گے لیکن وہ کوئی مستقل نبی یا کسی اور نئے مذہب کے لانے والے ہرگز نہیں بلکہ اپنے مقتدا و پیشوا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ اور غلام ہیں انہیں اسلام ہی کا بول بالا کرنے کے لئے مامور کیا گیا ہے اور انہیں جو روحانی مقام حاصل ہے وہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض و برکات کا ہی کرشمہ ہے۔ چنانچہ حضرت مرزا صاحبؑ اپنے آقا و مطاع کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں :-

"سب ہم نے اس سے پایا شاہد ہے تو خدایا
وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے"

رحمتوں کا وسیع دائرہ

اسی طرح حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رحمۃ للعالمین ہونے پر بھی ہم تہہ دل سے ایمان رکھتے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ حضورؐ تمام کائنات تمام جہانوں اور تمام زمانوں کے لئے سراپا رحمت ہی رحمت ہیں اور آپ کی رحمت کے وسیع دائرہ میں انسان، حیوان، چرند و پرند، ملائک و جن، نباتات و جمادات وغیرہ سب شامل ہیں اور اس کائنات کی کوئی شے بھی آپ کی رحمت و شفقت اور احسان سے محروم نہیں ہے۔ حضورؐ نے ہر جاندار و غیر جاندار کی بہتری و بہبودی اور ترقی و حفاظت اور آرام کے لئے علیحدہ علیحدہ احکام اور ہدایات جاری فرمائیں اور اپنے پاک اسوہ اور کردار سے انہیں عملی جامہ پہنا کر دکھایا۔ اس وقت اس بحرِ زخّار اور وسیع تر مضمون کے صرف ایک پہلو پر روشنی ڈالنا مقصود ہے۔

حال ہی میں جانوروں پر رحم و شفقت اور ان کی بہتری کے لئے قائم کردہ ایک غیر مسلم یورپین سوسائٹی کے قواعد و ضوابط اور طریق کار کا مطالعہ کرنے کے بعد مجھے اتفاق ہوا تو معلوم ہوا کہ بیسویں صدی عیسوی کے وسط میں قائم کردہ اس قسم کی انجمنوں کے قواعد اور ہدایات ننانوے فی صدی بنیادی طور پر انہیں احکام اور ہدایات جلیلہ پر مشتمل ہے جو چودہ صدیاں قبل ہمارے آقا و مولیٰ رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں اور حیوانوں کی حفاظت اور بہتری و بہبودی کے لئے دنیا کو دی تھیں اور جن پر اس وقت سے اب تک حضورؐ کے سچے پیرو عمل پیرا ہیں۔ اور یوں لگتا ہے کہ گویا ان انجمنوں کے اغراض و مقاصد اور منشور اس بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ ارشادات کو سامنے رکھ کر بنائے گئے ہیں پس جو طریق کار اور احتیاطیں اس سلسلہ میں دنیا کے دانشمندوں کو اس زمانہ میں سوجھ رہی ہیں وہ محسن اعظم اور مشفقِ دو عالم نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم خلق خدا کی بہتری کے لئے اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ علم و فراست کی روشنی میں صدیوں پہلے اہل عالم کو عطا کر چکے ہیں۔ اس بارے میں قرآن کریم کے بیان فرمودہ حقائق اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے وہ ارشادات و ہدایات جو آپ وقتاً فوقتاً فرماتے رہے ہیں ذیل میں ذرا تفصیل کے ساتھ پیش کئے جاتے ہیں:

قرآن کریم میں حیوانات کا ذکر

اوّل: اللہ تعالیٰ نے انسان کی خدمت اور منفعت کے لئے جو عظیم نعمتیں دنیا میں پیدا کی ہوئی ہیں ان کا قرآن کریم میں بار بار ذکر کیا گیا ہے۔ ان میں حیوانوں چوپایوں، پرندوں اور دیگر جانداروں کا خاص طور پر اللہ تعالیٰ نے ذکر فرما کر ان کی قدردانی اور حفاظت اور دیکھ بھال کی طرف انسان کو توجہ دلائی ہے اور نام لے لے کر مختلف پیرایوں میں ان کی خصوصیات، ان کی خوبصورتی اور گوناگوں افادیت کو دہراتے ہوئے نوع انسان کو ان سے فائدہ اٹھانے اور ان سے رحم و شفقت سے پیش آنے کی طرف متوجہ فرمایا ہے۔ ان میں اونٹ، گھوڑے، خچر، ہاتھی، گائے، بھیڑ بکریاں، بندر، مکھی، شہد کی مکھی، چیونٹی وغیرہ کا خاص طور پر ذکر کر کے ان کا حق ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ نیز کئی سورتوں کے نام بھی ان کے نام پر رکھے گئے ہیں۔ مثلاً سورۃ بقرہ، سورۃ انعام، سورۃ عنکبوت، سورۃ نحل، سورۃ نمل۔ پس قرآن کریم میں ان کا ذکر کر کے جہاں انسان کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے اور اس کی نعمتوں کی قدردانی کی تلقین کی گئی ہے وہاں ان جانداروں کی اہمیت کا اظہار اور ان کی قدر افزائی بھی مقصود ہے۔ دنیا کی جملہ مذاہب اور الہامی کتب میں سے صرف قرآن کریم میں حیوانوں اور جانداروں کا ایسے پیارے اور سبق آموز رنگ میں ذکر پایا جاتا ہے اور کسی سابقہ آسمانی صحیفہ میں ایسا ذکر نہیں۔ کئی مقام پر قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ان جانداروں کا ذکر کر کے ان کے طریق کار سے نصیحت اور عبرت حاصل کرنے کی بھی انسان کو تلقین فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ اے انسانو! تمہارے علاوہ دنیا میں جو جو مختلف قسم کی جاندار مخلوق موجود ہے وہ سب تمہاری طرح ہی باقاعدہ منظم امتیں ہیں جو ہر دم اپنی پیدائش کی غرض و مقصد کو پورا کرنے میں منہمک رہتی ہیں اور دن رات ہماری تسبیح اور اطاعت گزاری کر کے وہ تمہارے لئے لمحۂ فکریہ اور عبرت کا سامان مہیا کرتی ہیں گویا خود خلاقِ دو جہاں ان کی تعریف فرماتے اور ان کے حسن کردار پر خوشی اور اپنی رضا کا اظہار فرماتے ہیں۔

بہبودیٔ حیوانات کیلئے ہدایات

احادیث شریفہ صحیحہ میں بھی بے شمار ایسے واقعات پائے جاتے ہیں جن سے حیوانوں اور دیگر جاندار چیزوں کی اہمیت و افادیت واضح ہوتی ہے اور پتہ چلتا ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں ان کے لئے کس قدر رحم و شفقت پائی جاتی تھی اور اس بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بے شمار ہدایات بھی سامنے آجاتی ہیں۔ پہلے بعض اہم احادیث کا خلاصہ پیش ہے پھر تفصیل بیان ہوگی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

(۱) "اے لوگو بیمار اونٹ کو تندرست اونٹ سے بالکل علیحدہ رکھا کرو۔" (بخاری)

(۲) "کسی حیوان کو کسی طور سے بھی تنگ نہ کرو اور تکلیف نہ پہنچاؤ۔"

(۳) حیوانوں کا مثلہ نہ کرو یعنی ان کے جسم کا کوئی حصہ مثلاً کان یا دم وغیرہ کاٹو نہ منہ پر داغ لگاؤ۔ خدا کی مخلوق کو بدلنے اور بدصورت بنانے والا لعنتی ہے" (بخاری و مسلم)

(۴) "خارش زدہ جانور کو تندرست جانوروں سے دور رکھو" (بخاری)

(۵) "زندہ جانور کا کوئی عضو کاٹ کر نہ کھاؤ ایسا گوشت حرام ہے"

(۶) "جانوروں، پرندوں یا چرندوں وغیرہ کو آپس میں ایک دوسرے کے خلاف نہ لڑاؤ اور نہ بالمقابل آمادہ کر کے کھیل کے طور پر باہم لڑاؤ۔"

(۷) کسی جانور یا جاندار کو باندھ کر اس پر نشانہ نہ کرو اور نہ انہیں اس طرح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قتل کرو۔"

(۸) "چڑیوں اور دیگر جانوروں کو خصی نہ کرو۔" (بخاری)

(۹) "اللہ کی پیدا کی ہوئی کسی جاندار چیز کو گالی مت دو۔"

(۱۰) "پرندوں کو اُن کے گھونسلوں سے نہ اُڑاؤ۔" (ابوداؤد)

(۱۱) "ایسے موسم میں جانوروں اور پرندوں کا شکار نہ کرو جب ان کا انڈے دینے۔ بچے پیدا کرنے یا جفتی کرنے کا موسم ہو۔" (مسلم)

(۱۲) "کسی جاندار کو اس کے کم سن بچوں سے جدا نہ کرو اور نہ کم سن بچوں کی موجودگی میں ماں کا شکار کرو۔"

(۱۳) حالتِ احرام میں کسی جاندار کو نہ مارو نہ حرم کی حدود میں شکار کرو۔" (بخاری)

(۱۴) "ذبح کرتے وقت کوشش کرو کہ جانور کو کم سے کم تکلیف ہو اور ذبح سے پہلے نہ جانور کے سامنے چھری تیز کرو نہ اس کے سامنے رکھو۔"

(۱۵) "پرندوں کے گھونسلوں سے انڈے اور بچے نہ اٹھاؤ۔ نہ ان کے گھونسلے خراب کرو۔"

(۱۶) "مرغی کو باندھ کر کبھی اس کا نشانہ نہ کرو۔" (بخاری)

(۱۷) "مدینہ کو بھی مکہ کی طرح اللہ تعالیٰ نے حرم ہی قرار دیا ہے اس کے اردگرد بھی نہ جانوروں کا شکار کرو نہ گھاس کاٹو اور نہ پرندے پکڑو۔" (بخاری)

(۱۸) "جانوروں کو بھوکا نہ رکھو۔ ان سے ان کی طاقت اور ہمت سے بڑھ کر کام نہ لو اور نہ ہی ان پر اتنی سواری کرو یا بوجھ لادو جو ان کی برداشت سے باہر ہو۔"

(۱۹) "جانوروں کے جفتی کرانے کی اُجرت لینا ممنوع ہے۔" (بخاری)

اب ذیل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مندرجہ بالا ہدایات کی تفصیل اور وضاحت کے لئے بعض نسبتاً اہم اور واقعاتی احادیث پیش کی جاتی ہیں:-

مسجد میں بلی اور بچے

ایک مرتبہ گرمی کے موسم میں حضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز کے لئے مسجد میں تشریف لائے تو دیکھا کہ مسجد میں ایک بلی بے تابی سے ادھر ادھر پھر رہی ہے اور جونہی حضورؐ نماز کے لئے تیار ہوئے بلی مسجد کے ایک کونے میں کسی چھپ کر دردِ زہ سے کراہنے اور تڑپنے لگی اور چند منٹوں میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس نے تین بچے جنے۔ یہ دیکھ کر مسجد میں سے کسی نے غصہ سے چلانا شروع کیا کہ نکالو اس گندے حیوان کو باہر۔ اس طرح مسجد گندی کر دینے والی بلی کو اٹھا کر باہر پھینک دینا چاہیئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سراپا رحمت و شفقت نے یہ سن کر فرمایا۔ اسے کچھ مت کہو وہ جہاں ہے اسے اپنے بچوں کے ساتھ وہیں رہنے دو۔ اب کوئی حرکت اس کے جذبات کو ٹھیس لگانے والی اور اسے تنگ کرنے والی ہرگز نہ کرو۔ بلکہ اس کی قدر اور احترام کرو۔ اس کا کوئی قصور نہیں بلکہ اس کا فعل قابلِ تعریف ہے کیونکہ اس نے نہایت صبر و تحمل سے ایسی ذمہ داری ادا کی ہے جو اس کے رب نے اس کے ذمہ لگائی اور ایک ماں کا پارٹ اس نے پورے طور پر خوبی سے ادا کیا ہے جس کی وجہ سے وہ قابلِ قدر و احترام ہے نہ کہ قابلِ مذمت اگر اسے یہ شعور ہوتا کہ اس سے مسجد کا کوئی کونہ گندا ہو جائے گا۔ تو وہ ضرور اپنے خدا کے گھر کا احترام کرتی۔"

(ابوداؤد۔ بحوالہ آستانۂ رسولؐ)

ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر مبارک کسی جگہ پڑی تھی حضورؐ کو اس چادر کی ضرورت محسوس ہوئی تو حضورؐ نے دیکھا کہ اس کے ایک حصہ پر ایک بلی بڑے آرام سے سوئی ہوئی ہے۔ حضورؐ کی سراپا شفقت و احسان طبیعت نے بلی کو بے آرام کرنا مناسب نہ خیال فرمایا اور اپنی چادر کا اتنا حصہ ایسی آہستگی سے پھاڑ دیا کہ بلی کو پتہ تک نہ لگا اور حضورؐ نے چادر کا باقی حصہ استعمال فرما لیا۔

(ابوداؤد و ابن ماجہ)

چیونٹیوں کو ناجائز سزا

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ایک چیونٹی نے اللہ کے نبیوں میں سے کسی نبی کو کاٹا تو اس کی پاداش میں ان کے حکم سے چیونٹیوں کا چھتہ یا مسکن جلا دیا گیا اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی اور فرمایا کہ اے میرے بندے تمہیں صرف ایک چیونٹی نے کاٹا تھا تم نے اس کے عوض چیونٹیوں کے گروہ کے گروہ کو جلا دیا جو میری تسبیح کرتی تھیں۔ (بخاری)

اسی طرح ایک اور صحابی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ہم نے چیونٹیوں کے چھتہ کو جلا دیا ہے۔ حضورؐ نے دیکھ کر فرمایا کہ ان چیونٹیوں کو کس نے جلایا ہے۔ آگ کا عذاب دینا صرف رب العالمین کا کام ہے انسان کے لئے آگ کا عذاب کسی کو دینا درست نہیں۔ (ابوداؤد)

ایک اونٹ کی شکایت

حضرت یعلی بن مرہ ثقفیؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر پر جا رہے تھے۔ اثناء راہ ہم ایک مقام سے گزرے تو ایک اونٹ نے اپنے گلے سے دردناک سی آواز نکالی اور اپنی گردن حضورؐ کے آگے زمین پر رکھ دی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے توقف فرمایا اور لوگوں سے ارشاد فرمایا۔ اس اونٹ کے مالک کو بلاؤ۔ اونٹ کا مالک حاضر ہوا تو حضورؐ نے اسے فرمایا۔ اس اونٹ کو ہمارے ہاتھ فروخت کر دو۔ مالک نے عرض کیا۔ یہ اونٹ ہم ویسے ہی حضورؐ کی نذر کر دیں گے۔ مگر یہ اونٹ ان مفلس لوگوں کا ہے جن کی معاش کا دارومدار صرف اسی ایک اونٹ پر ہے

حضورؐ نے ارشاد فرمایا۔ ایسی حالت میں اس اونٹ کو میں نہیں خریدوں گا لیکن لوگو اس اونٹ نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ تم اس سے اس کی برداشت سے زیادہ محنت لیتے ہو اور اس کو دانہ چارہ وغیرہ کم دیتے ہو۔ خدا سے ڈرو اور اس اونٹ کو اچھی طرح رکھو۔ (ابوداؤد)

حضورؐ کی دعا کی برکت

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک سفرِ جہاد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں بھی جا رہا تھا لیکن میری سواری کا اونٹ اس قدر کمزور اور لاغر تھا کہ میں حضورؐ کی ناقہ مبارک سے پیچھے رہ جاتا تھا۔ میرے اونٹ سے چلا نہیں جاتا تھا اور اس طرح میں حضورؐ کی ہمرکابی سے محرومی کے غم میں مبتلا تھا کہ یکایک حضورؐ کی نظرِ رحمت میری طرف ملتفت ہوئی اور فرمایا۔ جابر یہ تمہارے اونٹ کو کیا ہوگیا ہے؟ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ یہ اونٹ نہایت کمزور اور لاغر ہے۔ تو حضورؐ نے خود بنفسِ نفیس اونٹ کو ہانکنا شروع کیا اور زبانِ مبارک سے کچھ دعائیہ کلمات بھی ارشاد فرمائے۔ اس کے بعد اونٹ کا یہ حال ہوگیا کہ روکے سے رکتا نہیں تھا اور تمام اونٹوں سے آگے نکل جانے کی کوشش کرتا تھا۔ کچھ دیر کے بعد حضورؐ نے دوبارہ ذرہ نوازی فرمائی اور میرے قریب تشریف لا کر دریافت فرمایا کہ اب تمہارے اونٹ کا کیا حال ہے؟

میں نے عرض کیا۔ حضورؐ اب تو اونٹ کی تیز رفتاری بیان سے باہر ہے۔ یہ سب حضورؐ کی برکت ہے۔ حضورؐ نے فرمایا چالیس درہم میں اگر اسے ہمارے پاس فروخت کرنا چاہو تو قیمت ہم سے ابھی لے لو حضرت جابرؓ آگے کہتے ہیں۔ میں نے وہ قیمت یعنی چالیس درہم لے لی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مدینہ تک سواری کرنے کی اجازت لے کر وہ اونٹ حضورؐ کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ مدینہ پہنچ کر میں اونٹ لے کر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ازراہِ کرم وہ اونٹ مجھے مرحمت فرما دیا اور اپنی ادا شدہ رقم بھی واپس نہ لی۔

سبحان اللہ کیا ذرہ نوازی اور شفقت اور رحمت ہے۔ حضورؐ کی اپنے اصحابؓ پر اور بے زبان حیوانوں پر۔

(ابوداؤد و مسلم)

بلی پر ظلم کی پاداش

حضرت اسماءؓ بنت ابوبکرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے دوزخ اور جنت دونوں کا نظارہ کرایا تو وہاں میری نظر یکایک ایک عورت پر پڑی جسے بلی اپنے پنجے مار رہی تھی۔ میں نے پوچھا اس کا کیا حال ہے۔ مجھے بتایا گیا کہ اس عورت نے بلی کو باندھ رکھا تھا یہاں تک کہ بھوک کے مارے وہ مر گئی۔ کیونکہ نہ اس کو یہ عورت کھلاتی تھی اور نہ اسے چھوڑتی تھی کہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھائے۔ (بخاری)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بارہ میں اپنا یہ نمونہ تھا کہ بعض دفعہ آپ وضو فرما رہے ہوتے تو پیاسی بلی آتی۔ آپ وضو کا برتن ذرا آگے کر کے اس کی طرف جھکا دیتے تاکہ وہ پانی پی لے۔ وہ پی کر چلی جاتی تو وضو پورا کر لیتے۔

آپؐ نے اپنے دستِ مبارک سے کبھی کسی جانور یا خادم کو نہیں مارا۔

(بخاری و مسلم)

(باقی)

○

ہر صاحبِ استطاعت کو چاہیئے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔ (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست وصولی چندہ مہمان خانہ مستورات

مہمان خانہ مستورات کے چندہ کی وصولی کی اگلی قسط شائع کی جا رہی ہے۔ اس وقت تک کُل وصولی اس چندہ کی ۲,۶۵,۷۶۳ ـــ ۷۷ ہوئی ہے۔ قریباً ساڑھے تین لاکھ کے قریب مہمان خانہ کی تکمیل کے لئے ضرورت ہے۔ جن بہنوں نے ابھی تک اس چندہ میں حصہ نہیں لیا وہ حصہ لیکر ثواب حاصل کریں۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

لجنہ اماء اللہ		انگلستان	۱۶۰۰۰ــ۰۰
〃	Dayton	امریکہ	۴۲۹۶ــ۵۹
〃	Pittsburg	〃	۲۳۹ــ۵۵
〃	Burnaby	کینیڈا	۶۵۹ــ۰۰
〃	وینکوور برٹش کولمبیا	〃	۵۰۱ــ۰۰
〃	دارالرحمت وسطی ۱	ربوہ	۵۰۱ــ۰۰
〃	〃 〃 ۲	〃	۸۷۹ــ۵۰
〃	〃 شرقی ۱	〃	۲۳۵ــ۰۰
〃	〃 〃 ۲	〃	۵۱۱ــ۰۰
〃	〃 غربی ۱	〃	۳۷۸ــ۰۰
〃	دارالصدر غربی الف	〃	۴۱۲ــ۰۰
〃	〃 شمالی	〃	۴۲۰ــ۰۰
〃	〃 جنوبی	〃	۹۶۴ــ۰۰
〃	〃 شرقی ۱	〃	۳۴۰ــ۰۰
〃	〃 〃 ۲	〃	۳۵ــ۰۰
〃	دارالبرکات	〃	۸۱۹ــ۰۰
〃	دارالیمن شرقی	〃	۱۷۶ــ۰۰
〃	〃 غربی	〃	۴۴۲ــ۰۰
〃	باب الابواب	〃	۱۶۰ــ۰۰
〃	دارالعلوم غربی	〃	۳۳۷ــ۰۰
〃	دارالنصر شرقی	〃	۲۰ــ۰۰
〃	دارالنصر غربی	〃	۱۳۶ــ۰۰
〃	فیکٹری ایریا ۱	〃	۱۱ــ۰۰
〃	〃 〃 ۲	〃	۲۸۰ــ۰۰
〃	کوٹلی تارڑ	گوجرانوالہ	۱۲۰ــ۰۰
〃	چونڈہ		۴۰ــ۰۰
〃	چک 30/11.L	ساہیوال	۵۰ــ۰۰
〃	کریم نگر فارم		۸۸ــ۰۰
〃	رحمن آباد		۶۰ــ۰۰
〃	نورنگر فارم		۵۰ــ۰۰
〃	خانیوال		۵۰ــ۰۰
〃	گلگت		۳۰ــ۰۰
〃	محمود آباد فارم		۲۲ــ۰۰
〃	لنگے	گجرات	۳۵ــ۰۰
〃	منگوڈیل		۴۵ــ۰۰
〃	فیروز والہ		۱۰ــ۰۰
〃	بہلول پور	سیالکوٹ	۱۵ــ۰۰
〃	رکھ چراگاہ		۲۱ــ۰۰
〃	بدوملہی		۱۵ــ۰۰
	سکھر		۴۰ــ۰۰
	بہاولنگر		۱۵ــ۰۰
	مدرز سوسائٹی جامعہ نصرت	ربوہ	۵۵۵ــ۰۰

دعائے مغفرت

۱۔ میرے بھائی محمد عبد اللہ صاحب موصی ولد اللہ دتہ کا ضلع سیالکوٹ حال ربوہ ۲۸/۸ کو بعارضہ ہیضہ بیمار ہو کر اچانک وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ (عطاء اللہ سابق کارکن صدر انجمن احمدیہ محلہ دار الفضل ربوہ)

۲۔ مورخہ ۱۱۔۱۲ اپریل کی درمیانی شب کو خاکسار کی دادی جان بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحومہ پابند صوم وصلوٰۃ تھیں اور آخری وقت تک تلاوتِ قرآن پاک کرتی رہیں۔ بڑی دعا گو تھیں۔ ان کا ایک بیٹا قادیان میں درویش ہے۔ ان کی آخری عمر میں سب سے بڑی خواہش یہ تھی کہ اپنے اُس بیٹے سے ملاقات ہو جائے ان کی یہ خواہش بھی خدا تعالےٰ نے پوری کر دی۔ چنانچہ چچا جان قادیان سے تشریف لے آئے اور محترمہ دادی جان کے دل کو اطمینان ہوا۔ اس خواہش کی تکمیل کے تھوڑے ہی دنوں بعد مولیٰ حقیقی کو جا ملیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ جنازہ ربوہ لے جایا گیا۔ نماز مغرب کے بعد نماز جنازہ مکرم صوفی غلام محمد صاحب نے پڑھائی۔ احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ دادی جان کو اپنے قرب میں جگہ دے۔ آمین۔ (قریشی نصیر احمد ناصر مربی سلسلہ احمدیہ نارووال)

۳۔ ہمارے والد چوہدری غلام قادر صاحب موضع لیسر منجھلہ ڈاکخانہ لیسر کلاں تحصیل شکرگڑھ ضلع سیالکوٹ جن کا ریکٹم (Rectum) کا اپریشن میو ہسپتال لاہور میں ۲۵ر جنوری ۱۹۷۸ء کو ہوا تھا۔ تقریباً تین ماہ کی علالت کے بعد بتاریخ ۲۱ر اپریل اس جہان سے رحلت فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

احباب کرام سے مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبد الحمید۔ عبد المجید وعبد العزیز پسران چوہدری غلام قادر مرحوم لیسر منجھلہ تحصیل شکرگڑھ)

۴۔ خاکسار کے چچا مکرم رشید احمد صاحب دوکاندار احمد نگر نزد ربوہ مورخہ ۱۰ر اپریل ۱۹۷۸ء کو احمد نگر بس کے اڈہ پر (چنیوٹ سے اپنی دوکان کا سامان لانے کے بعد) ٹرک کے ایک حادثہ میں شدید زخمی ہو گئے اور پھر تین گھنٹے بعد زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے اپنے مولیٰ حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے صرف ۴۲ سال کی عمر پائی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے مرحوم کو قطعہ شہداء ربوہ میں دفن کیا گیا۔

مرحوم کی نماز جنازہ پہلے احمد نگر میں مکرم محمد بشیر احمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع جھنگ نے اور پھر ربوہ میں مسجد مہدی سے ملحقہ میدان میں مکرم حکیم خورشید احمد صاحب صدر عمومی نے پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں غیر از جماعت احباب بھی شامل ہوئے۔

مرحوم نیک، بہت ملنسار اور ہمدرد انسان تھے۔ ہر ایک سے خوش اخلاقی سے پیش آتے۔ آپ نے اپنے پیچھے ایک بیوہ، چار لڑکیاں اور دو لڑکے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ چھوٹی بچی کی عمر ساڑھے تین سال ہے۔

احباب جماعت سے مرحوم کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ دے اور جملہ پسماندگان کو اس اچانک حادثاتی موت کے صدمہ پر صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ (بشارت اللہ طاہر معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ملتان)

لجنہ اماء اللہ	بھکر	۱۰۰ــ۰۰
〃	کویت	۸۴۰ــ۰۰
〃	کوٹ مہتاب خاں	۵۵ــ۰۰
〃	بہاولپور	۷۵ــ۰۰
〃	جڑانوالہ	۱۳۰ــ۰۰
〃	مونگ	۸۹ــ۰۰
〃	چک ۴ بھلوال	۵۰ــ۰۰

اطفال کے سالانہ مرکزی امتحانات ۲۵ر مئی ۱۹۷۸ء کو ہوں گے۔ کیا آپ کی مجلس کے اطفال ان امتحانات کے لئے تیار ہیں؟

(سیکرٹری تعلیم مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصولی کی آخری تاریخ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۷؍مئی

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ لازمی چندہ جات (چندہ عام، حصّہ آمد، چندہ جلسہ سالانہ) کی جملہ رقوم کے مرکز میں داخلِ خزانہ ہونے کی آخری تاریخ ۷؍مئی مقرر کی گئی ہے۔ متعلقہ عہدیداران احباب وصولی کی کوششیں جاری رکھیں اور ۷؍مئی کی دوپہر تک جملہ وصول شدہ رقوم داخل خزانہ کروا کے عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

چندہ وقفِ جدید کی ترسیل

جماعت ہائے احمدیہ کے سیکرٹری صاحبان مال سے درخواست ہے کہ براہِ مہربانی چندہ وقفِ جدید کی جمع شدہ رقوم بلا تاخیر مرکز میں ارسال کر دیا کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقفِ جدید۔ ربوہ)

اِس زمانہ کے مسائل کا حل

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اجتماع انصاراللہ ۱۹۷۷ء کے موقع پر فرمایا:۔

"اس زمانہ کے مسائل کو حل کرنے کے لئے قرآن کریم نے جو تعلیم دی ہے اور جو کتاب مکنون کا رنگ رکھتی ہے وہ حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی کے مطابق تفسیر قرآن کے علاوہ اور کہیں نہیں ملتی۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم قرآن کریم اور احادیث نبوی کو سمجھنے کے لئے جو ہمارے لئے بنیادی اہمیت رکھتے ہیں، کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بغور مطالعہ کریں۔ مجھے افسوس ہے کہ ہماری جماعت کی اس طرف پوری توجہ نہیں ہے۔ جو کہ فکر کا مقام ہے۔"

(الفضل ۲۹؍اکتوبر ۱۹۷۷ء)

اراکین انصاراللہ سے گذارش ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری کو اس قدر انہماک اور توجہ سے ادا کریں کہ حضور کا یہ ارشاد پورا ہو جائے۔ سہ ماہی دوم کے لئے کتاب "پیغام صلح" مقرر ہے۔ مرکز سے دو روپے میں مل جاتی ہے۔

(قائد تعلیم مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

عطیہ جات برائے گندم

گذشتہ کئی سالوں سے مستحقین محرومین میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ہر سال گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے۔ ایسے مستحقین محرومین کی تعداد کافی ہے۔ اس کارِ خیر میں ہر سال مخلصین جماعت حصہ لیتے ہیں لہٰذا جملہ ہمدرد مخلصین جماعت سے درخواست کی جاتی ہے کہ اس کارِ خیر میں فراخدلی سے حصہ لیں اور جملہ نقد عطیہ جات بد گندم کھاتہ نمبر ۲۵۵۵ معرفت افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین محرومین وتطالبات مفہ صاحب۔ ربوہ)

درخواست دعا

محترم کیپٹن ڈاکٹر بدرالدین صاحب سوہو ایم۔بی۔ بی۔ ایس ہیلتھ منسٹری نائیجیریا کا چھوٹا پوتا عزیزم عثمان صدیق احمد ملتان میں بیمار ہے اور ہسپتال میں زیر علاج ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ عمر میں برکت دے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(سلطان احمد پیر کوٹی۔ ربوہ)

میرے چھوٹے بھائی کی وفات

(محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری ناظر اشاعت لٹریچر و تصنیف)

میرے چھوٹے بھائی قاضی عبدالحمید صاحب فونٹین پین ورکشاپ نیلا گنبد لاہور دل کے عارضہ کی وجہ سے میو ہسپتال کے ایمرجنسی وارڈ میں داخل تھے کہ اچانک ۲۴ و ۲۵؍اپریل کی درمیانی رات کو آٹھ بجے شب دل فیل ہو جانے کی وجہ سے رحلت فرما گئے۔ انّا للہ و انّا الیہ راجعون۔

مرحوم نے پانچ لڑکے اور چار لڑکیاں اور اپنی اہلیہ کو پیچھے چھوڑا ہے۔

احباب مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں اور مرحوم کے لواحقین کے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل عطا فرمائے اور خود ان کا کفیل ہو۔

تعلیمی میدان میں کامیابی اور درخواستِ دعا

خاکسار کے لڑکے عزیز ڈاکٹر کریم اللہ زیروی پروفیسر فارماکالوجی میڈیکل سکول پہلوی یونیورسٹی شیراز (ایران) نے ہائیڈل برگ (مغربی جرمنی) سے اطلاع دی ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے انہیں ہائیڈل برگ یونیورسٹی میں INTERNATIONAL UNION AGAINST CANCER کی طرف سے جرمن کینسر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں تین ہفتے کے لئے ٹریننگ ایوارڈ ملا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز عزیز موصوف کے لئے مبارک فرمائے اور انہیں نمایاں کامیابی بخشے جو اُس کے لئے آئندہ ترقیات کا پیش خیمہ ثابت ہو۔

(خاکسار (صوفی) خدا بخش عبد زیروی بی۔اے واقف زندگی کارکن دفتر مال وقفِ جدید)

اعلانِ نکاح

خاکسار کے بھرا درنسبتی عزیزم خدا بخش ناصر ابن مکرم چوہدری مولا بخش صاحب ریڈیوگرافر میو ہسپتال لاہور کا نکاح عزیزہ فرحت جمال بنت مکرم چوہدری احمد جان صاحب مصطفیٰ آباد لاہور کے ہمراہ بعوض مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر مورخہ ۱۲؍اپریل ۱۹۷۸ء بروز جمعۃ المبارک مسجد احمدیہ دہلی دروازہ لاہور میں مکرم حمیدالدین احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے بعد نماز جمعہ پڑھا۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اِس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت، یُمن و سعادت کا موجب اور ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

(محمود احمد منیب مربی سلسلہ احمدیہ بھکر (میانوالی))

مطالعہ کتب

ماہ مئی میں خدام کے مطالعہ کے لئے کتاب "رازِ حقیقت" مقرر ہے خدام اس کا مطالعہ کریں۔ نیز "مسیح ہندوستان میں" ماہ جون کے لئے مقرر ہے۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

آپ کو معلوم ہو چکا ہے؟

کہ

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے مشہور شاگرد حکیم نظام جان صاحب (مرحوم) کے دواخانہ کا نام اب

مشہور دواخانہ

ہو چکا ہے خط و کتابت کے لئے اب اتنا پتہ ہی کافی ہے

حکیم عبدالحمید

مشہور دواخانہ

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ ۱۹

فون نمبر ۲۴۸۲۷

ربوہ فون نمبر ۶۳۸